احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 7۔اکتوبر 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 7/اکتوبر 2013ء .... 1434 ہجری 7/اخاء 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 229

سونے سے قبل تلاوت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک کی تلاوت کرنے سے پہلے نہ سوتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 14132)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول بہت وسیع المطالعہ تھے اور ہر مذہب کی کتابوں کے مطالعہ کے بعد آپ قرآن کی عظمت اور برتری پر گہرا یقین رکھتے تھے۔

فرمایا:

میں نے دنیا کے جملہ مذاہب کی کتابیں پڑھی اور سنی ہیں۔ژند۔یاژند۔سفرنگ۔دساتیر۔بائبل۔وید۔گیتا وغیرہ کتابوں پر بہت غور کیا ہے۔دنیا کی تمام کتابوں کی اچھی باتوں کا خلاصہ اور بہتر سے بہتر خلاصہ قرآن کریم ہے۔ (الحکم 7/اکتوبر 1937ء)

پھر فرمایا:

میں نے بائبل۔دساتیر وید وغیرہ تمام مذاہب کی کتابیں پڑھی بھی ہیں اور سنی بھی ہیں۔مجھ کو سب سے قرآن کریم ہی کی عظمت نظر آئی اور کوئی چیز بھی گمراہی کا موجب نہیں ہو سکی۔ (الحکم 7/اکتوبر 1937ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا اور ہر وقت وہ اسی شغل کو جاری رکھتے تھے۔بلا مبالغہ لاکھوں روپیہ اس شوق پر خرچ کئے مگر مطالعہ کتب اور یہ اخراجات محض قرآن کریم کی محبت کا ایک کرشمہ تھے۔آپ اخیر عمر میں جب گھوڑی سے گر کر بیمار ہوئے۔اس وقت کسی نادان نے اعتراض کیا کہ یہ چوٹ محض اس لئے لگی ہے کہ نورالدین نے ہزاروں ہزار کتابیں پڑھی ہیں۔مگر قرآن کو چھوڑ دیا۔حضور نے 1911ء کے سالانہ جلسہ میں اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

مجھے کیا پسند ہے؟ خدا کی کتاب۔مجھے قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی۔ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں۔ان سب میں مجھے خدا کی کتاب پسند آئی۔بااین ایک احمق نے بڑھ کر ایک بات کہی ہے۔وہ مجھے کہتا ہے کہ تم جانتے ہو کہ تمہارے سر کو چوٹ کیوں لگی؟ اور کیوں وہ کچلا گیا؟ وہ احمق اس چوٹ کی وجہ بتاتا ہے کہ تم نے ہزاروں ہزار کتابیں پڑھیں مگر قرآن شریف کو چھوڑ دیا اس واسطے جزاء سیئة سیئة مثلھا کے موافق تمہیں دیا اور سر کچلا گیا۔وہ احمق نہیں جانتا کہ میرا سر خدا ہی کے فضل سے بالکل محفوظ ہے۔باوجودیکہ تم نے دیکھا کہ چوٹ لگی اور سال گزشتہ کے انہیں دنوں میں بچنے کی امید نہ تھی۔کلوروفارم کے ذریعہ اور کلوروفارم کے بدوں بھی اس زخم پر عمل جراحی ہوا۔مگر ڈاکٹر و دوسرے لوگ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دماغ کی کیسی حفاظت فرمائی۔جو لوگ میری صحبت میں رہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے زیادہ مجھے کوئی چیز عزیز نہیں اور میری غذا جس سے میں زندہ رہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے اس کتاب کی محبت اور اس کا فہم دیا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ یہ اسی کا رحم ہے کہ اس کتاب کا فہم سیکھنے والا پاگل نہیں دیکھا پھر اللہ تعالیٰ نے میری دماغی قوتوں کی خود حفاظت فرمائی ہے۔یہ اس احمق کو غلطی لگی ہے جو وہ سمجھتا ہے کہ میرا سر کچلا گیا۔دوسری کتابیں کیوں پڑھیں میں نے دوسری کتابیں پڑھی ہیں اور بہت پڑھی ہیں مگر اس لئے نہیں کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں وہ مجھے پیاری تھیں۔بلکہ محض اسی نیت اور غرض سے کہ قرآن کریم کے فہم میں معاون ہوں۔

(الحکم 7/اکتوبر 1937ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عیدالاضحیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورہ مشرق بعید کے دوران مورخہ 16/اکتوبر 2013ء کو آسٹریلیا میں عیدالاضحیٰ کا خطبہ ارشاد فرمائیں گے۔اس خطبہ کے ایم ٹی اے پر نشر ہونے کے اوقات پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل ہیں۔

☆براہ راست: صبح 5 بجے تا 7 بجے

☆نشر مکرر: سہ پہر 3 بجے تا 5 بجے شام

☆نشر مکرر: رات 9 بجے تا 11 بجے

ایم ٹی اے کی عالمگیر آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز غانا میں خطبہ جمعہ کے موقعہ پر فرماتے ہیں۔

''آج کا خطبہ یہاں میں نے اُردو میں اس لئے دیا ہے کہ پاکستان کے ظالمانہ قانون نے خلیفہ وقت کی زبان بندی کی ہوئی ہے اور خلیفہ (۔) کی تعلیم جماعت کو دینے کا حق نہیں رکھتا۔یا دوسرے الفاظ میں پاکستانی احمدی کو ظالمانہ قانون کی وجہ سے خلیفہ وقت کی آواز سننے سے محروم کیا گیا ہے لیکن ان دنیاداروں کو کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ کی تدبیر ان کی تدبیروں سے بہت بالا ہے اور انہوں نے خلیفہ وقت کی آواز ایک ملک میں بند کی تھی اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعے تمام دنیا میں یہ آواز پہنچا دی ہے۔اور یہ خطبہ بھی یہاں سے تمام دنیا میں نشر ہو رہا ہے''۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 215)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

آسٹریلیا میں احمدیت کی ابتدائی تاریخ

حضرت صوفی حسن موسیٰ خان نے 1903ء میں بیعت کی

ان افغانوں میں سے جو ابتداء میں سندھ سے آسٹریلیا تشریف لے گئے نواب مراد خان کے عزیز اور حاجی موسیٰ خان کے ایک صاحبزادے حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحب بھی تھے۔ جو پہلے کان کنوں کے لئے رسد کے قافلوں کے مینیجر تھے اور بعدازاں نیوز ایجنٹ، بک سیلر اور سٹیشنر کے فرائض انجام دیتے رہے۔

حضرت حسن موسیٰ خان صاحب نے ستمبر 1903ء میں جبکہ آپ آسٹریلیا میں تھے حضرت مسیح موعود کی خدمت اقدس میں بیعت کا خط لکھا۔ جس کی منظوری کی اطلاع دیتے ہوئے حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے آپ کو مفصل مکتوب لکھا۔

حضرت صوفی صاحب دعوت احمدیت میں مصروف تھے کہ حضرت مسیح موعود کا وصال ہو گیا اور حضرت خلیفہ اول مولانا نورالدین بھیروی مسند خلافت پر متمکن ہوئے جس پر آپ نے آسٹریلیا سے 5 جولائی 1908ء کو بیعت خلافت کا مکتوب حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں لکھا یہ بیعت نامہ آپ کے بچوں کی طرف سے بھی تھا جن کے نام یہ ہیں عبدالحمید خان صاحب۔ مریم شرف النساء بیگم صاحبہ۔ فاطمہ امۃ اللہ صاحبہ۔

(رسالہ رفقاء احمد جلد 2 تا 4 ص 27,26)

آپ کی ابتدائی دینی خدمات جو آپ نے آسٹریلیا میں انجام دیں۔ ناقابل فراموش ہیں اور حضرت خلیفہ اول نے ان پر اظہار خوشنودی فرمایا جس کا ایک دستاویزی ثبوت حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا وہ خط بھی ہے جو انہوں نے حضرت خلیفہ اول کے حکم سے 18 فروری 1909ء کو قادیان سے ان کے نام لکھا۔

مکتوب کے آخر میں آپ نے تحریر فرمایا کہ:۔

حضرت صوفی صاحب نے خلافت اولیٰ کے عہد میں اعلائے کلمہ دین کیلئے جو مساعی جمیلہ کیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ انفرادی دعوت الی اللہ کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کے مرکزی اخبار ”بدر“ کو بھی اس ملک کے حالات سے باخبر رکھتے تھے اور اس ضمن میں آسٹریلیا کے بعض اہم انگریزی اخبارات کی ضروری باتوں پر نشان لگاتے اور باقاعدگی سے ایڈیٹر اخبار ”البدر“ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی خدمت میں بھجوا دیتے تھے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ”بدر“ 13 جنوری 1911ء کے ص 2 پر ”ڈاک آسٹریلیا“ کے عنوان سے لکھا کہ

”ہم اس مکرم بھائی کے مشکور ہیں کہ وہ اتنی دور سے اس قدر محبت کے ساتھ یہ اخبارات ہم کو بھیجتے ہیں۔ یہ ہر سہ برادران محمد ابراہیم موسیٰ خان، محمد حسین موسیٰ خان اور حسن موسیٰ خان اخلاص و محبت میں اپنی آپ ہی نظیر ہیں“۔

اس زمانہ کے سلسلہ احمدیہ کے مرکزی اخبارات میں آسٹریلیا میں مقیم نولکھا بازار لاہور کے ایک اور احمدی بزرگ ملک محمد بخش صاحب کا ذکر ملتا ہے۔ جنہوں نے آسٹریلیا سے اپنی وصیت لکھ کر بھیجی کہ ان کی تمام جائیداد کا جو وہاں اور ہندوستان میں ہے۔ چہارم حصہ برائے اشاعت (دین) صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جائے۔

حضرت صوفی حسن موسیٰ صاحب نے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی ”غلبت الروم“ کے ظہور پر آسٹریلیا کے ایک اخبار میں ایک نوٹ شائع بھی کرایا جس سے احمدیت کی آواز متعدد حلقوں تک پہنچی“۔

(اخبار ”بدر“ 3 اپریل 1913ء و ریویو آف ریلیجنز 1918ء ص 77)

حضرت صوفی صاحب چند سال بعد آسٹریلیا سے اپنے بھائیوں کے پاس خیر پور سندھ میں آئے اور پھر اگست 1912ء میں قادیان پہنچے اور رمضان المبارک کا پورا درس حضرت خلیفہ اول کی زبان مبارک سے سنا۔ آپ اگلے سال دوبارہ قادیان حاضر ہوئے تا حضور کے مبارک درس سے فیضیاب ہو سکیں۔ الفضل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس دفعہ آپ حیدر آباد سندھ سے وارد قادیان ہوئے تھے۔

حضرت صوفی صاحب خلیفہ وقت کی زیارت اور قادیان دارالامان کی برکات سے مستفید ہونے کے بعد 22 فروری 1914ء کو بمبئی سے آسٹریلیا تشریف لے گئے اور 1939ء یعنی اپنی وفات تک وہیں رہے اور باوجود پیرانہ سالی اور ضعف کے ایک پُر جوش داعی الی اللہ کی حیثیت سے آسٹریلیا میں احمدیت کا نور پھیلاتے رہے۔

حضرت صوفی حسن موسیٰ صاحب نے 1939ء میں انتقال کیا۔ (الفضل 28 دسمبر 1939ء) اور ”پرتھ“ شہر (Perth) میں دفن کئے گئے۔ آپ کی وفات کے بعد کچھ عرصہ تک جناب شیر محمد صاحب پرتھ میں ہی آنریری طور پر دعوت الی اللہ کا کام کرتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہدایت کے مطابق آسٹریلیا کا پہلا نمائندہ وفد جلسہ سالانہ کی برکات حاصل کرنے کے لئے ربوہ میں پہنچا اور حضور کی ایمان افروز تقریر برموقع جلسہ سالانہ 1980ء اور خطبہ جمعہ کی کیسٹ جماعت فجی کے نمائندہ ظفر اللہ صاحب کے ذریعہ آسٹریلیا پہنچی جسے سن کر احباب جماعت نے اپنی روح کو زندہ اور اپنے ایمان کو تازہ کیا۔ اسی دور میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا قانون (Constitution) مرتب ہوا اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ مرکز سے جو مربی بھی جزائر فجی وغیرہ ممالک کی طرف بھجوائے جائیں۔ ان کا پروگرام اس طرح مرتب کیا جائے کہ کچھ عرصہ آسٹریلیا میں بھی قیام فرما رہیں اور جماعت کی اشاعت اور تربیت میں مدد کریں

(الفضل 29 ستمبر 1983ء)

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی طرف سے سڈنی (Sydney) میں احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں درخواست پہنچی جسے حضور نے ازراہ شفقت شرف قبولیت بخشا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ربوہ سے 22 اگست 1983ء کو روانہ ہوئے اور چند روز کراچی و سندھ میں رونق افروز رہنے کے بعد 8 ستمبر کو سنگاپور میں تشریف لے گئے اور پھر فجی کو اپنے مبارک قدموں سے برکت دینے اور علمی اور دینی اور تبلیغی برکات سے مالا مال کرنے کے بعد 30 ستمبر کو آسٹریلیا کی اس پہلی احمدیہ بیت الذکر اور مشن ہاؤس کی بنیادی اینٹ اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1989ء میں اپنے بابرکت وجود سے آسٹریلیا کو دوبارہ برکت بخشی۔ حضور پُر نور مورخہ 14 جولائی 1989ء کو فجی سے آسٹریلیا تشریف لائے۔ آپ صبح آٹھ بجکر پچپن منٹ پر سڈنی کے ایئرپورٹ پر اترے۔ اس دن جمعہ تھا اور عید الاضحیہ بھی تھی۔ حضور انور کا قافلہ قریباً گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر بیت الھدیٰ پہنچا۔ حضور پُرنور نے بیت الھدیٰ میں عید کی نماز پڑھائی اور خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ پھر بعد میں حضور انور نے خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔

بیت الھدیٰ سڈنی کا افتتاح 14 جولائی 1989ء کو ہی عمل میں آیا۔ 15 جولائی 1989ء کو حضور اقدس نیوزی لینڈ تشریف لے گئے اور 16 جولائی 1989ء کو حضور انور واپس سڈنی تشریف لائے۔ 18 جولائی 1989ء کو حضور انور کی آسٹریلیا سے روانگی ہوئی۔

اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی اپنی لائبریری ہے جو کہ بیت الھدیٰ کی دوسری منزل پر واقع ہے۔ اس لائبریری میں ہزاروں کتب ہیں۔ جو احمدی احباب کے استفادہ کے لئے میسر ہیں۔ اللہ کے فضل سے لائبریری کمپیوٹرائزڈ (Computerised) ہے اور لائبریری کی ممبر شپ (Membership) کے لئے باقاعدہ کارڈ بنتا ہے۔ اسی طرح سے Sale سسٹم بھی کمپیوٹرائزڈ ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اس لائبریری کو ماسٹر لائبریری بھی بنایا جا رہا ہے۔ اسی لائبریری سے جماعت کی دوسری لائبریریوں کے لئے بھی لٹریچر مہیا کیا جاتا ہے جو کہ میلبورن، برسبین اور ایڈیلیڈ میں ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے اپنے گزشتہ دورہ آسٹریلیا کے دوران ازراہ شفقت لائبریری کا دورہ بھی فرمایا اور لائبریری کو ”حسن موسیٰ لائبریری“ کا نام بھی عطا فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع دو دفعہ آسٹریلیا تشریف لائے تھے۔ سترہ سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ پہلی مرتبہ 2006ء میں آسٹریلیا تشریف لائے اور جلسہ سالانہ میں بنفس نفیس شرکت فرمائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 اپریل 2006ء بروز منگل صبح سوا پانچ بجے سڈنی ایئرپورٹ پر قدم رنجہ فرمایا اور صبح تقریباً سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الھدیٰ پہنچے جہاں احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے نہایت جوش اور ولولہ سے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ دو ہفتہ کا دورہ اپنے اندر بے پناہ مصروفیات لئے ہوئے تھا۔ اللہ کے فضل سے آسٹریلیا کے سارے احمدی احباب نے مع اپنے اہل و عیال کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انفرادی ملاقات کی۔

25 اپریل 2006ء کو حضور انور کا دورہ آسٹریلیا اختتام کو پہنچا اور حضور انور یہاں سے فجی تشریف لے گئے۔

(تفصیل الفضل 18 دسمبر 2006ء)

☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم انیس احمد نفیس صاحب

حج، قربانی اور عید الاضحیہ کی پُر حکمت تفسیر

قرآن وحدیث، حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ ......

(سورۃ البقرہ:159)

یقیناً صفا اور مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بھی اس بیت کا حج کرے یا عمرہ ادا کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا بھی طواف کرے۔ اور جو نفلی طور پر نیکی کرنا چاہے تو یقیناً اللہ شکر کا حق ادا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع:)

اَلْحَجُّ اَشْہُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ ......

(البقرہ:198)

حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کرلیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔ اور جو نیکی بھی تم کرو اللہ اسے جان لے گا۔ اور زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقویٰ ہی ہے۔ اور مجھ ہی سے ڈرو اے عقل والو۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاہَا لَکُمْ ......(الحج 37 تا 38)

اور قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ میں شامل کر دیا ہے ان میں تمہارے لئے بھلائی ہے۔ پس ان پر قطار میں کھڑا کرکے اللہ کا نام پڑھو۔ پس جب (ذبح کرنے کے بعد) ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں تو ان میں سے کھاؤ اور قناعت کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اور سوال کرنے والوں کو بھی۔ اسی طرح ہم نے انہیں تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اسی طرح اُس نے تمہارے لئے انہیں مسخر کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اُس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

حج کی فرضیت

''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے اپنے ایک خطاب میں ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لئے تم حج کیا کرو۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہر سال حج ضروری ہے؟ آپؐ خاموش رہے۔ اس نے تین بار یہ سوال دہرایا تو آپؐ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر ایک پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا جب تک مَیں تم کو چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو۔ بلاضرورت باتیں پوچھنے کی حرص نہ کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سے سوال کیا کرتے تھے اور پھر جو باتیں وہ بتاتے ان کی خلاف ورزی کرکے ہلاکت کے گڑھے میں جاگرتے جب میں خود تم کو کوئی حکم دوں تو طاقت کے مطابق اسے بجالاؤ اور اگر کسی چیز سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 292)

حج کے موقع پر بنیادی حقوق کا خیال رکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا:

''اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ عرفہ کا قابل احترام دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ مکہ کا قابل احترام شہر ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یہ ذی الحجہ کا قابل احترام مہینہ ہے اس سوال وجواب کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری آبروئیں اسی طرح قابل احترام ہیں۔ جس طرح یہ دن یہ شہر اور یہ مہینہ تمہارے لئے قابل احترام اور لائق ادب ہے۔ آنحضورؐ نے اس بات کو کئی بار دوہرایا پھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے میرے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ آنحضورؐ نے ھل بلغت کے الفاظ بھی کئی بار دوہرائے پھر آپؐ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو جو یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس موقع پر موجود نہیں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ یاد رکھو کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو اور خونریزی کا ارتکاب کرنے لگو۔

قربانی نہ کرنے والوں کے لئے حضور اکرمؐ کی دعا

''حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت ﷺ کے ساتھ میں نے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد آنحضورؐ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جسے آپؐ نے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت آپؐ نے یہ الفاظ کہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اے میرے خدا! یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے، جو قربانی نہیں کرسکتے۔ قبول فرما۔''

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 297)

نمازعید کے بعد قربانی کی جائے

''حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عید الاضحیٰ کے دن دیکھا کہ پہلے آپؐ نے نماز پڑھائی پھر آپؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس شخص نے نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کرلیا۔ وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا وہ اب بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے''۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 298)

حج کے واسطے جانا آسان مگر واپسی مشکل

حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ آیت 198 کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''حج کے واسطے جانا خلوص اور محبت سے آسان ہے۔ مگر واپسی ایسی حالت میں مشکل۔ بہت ہیں جو وہاں سے نامراد اور سخت دل ہو کر آتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ وہاں کی حقیقت اُن کو نہیں پہنچتی۔ قشر کو دیکھ کر رائے زنی کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہاں کے فیوض سے محروم ہوتے ہیں اپنی بدکاریوں کی وجہ سے اور پھر الزام دوسروں پر دھرتے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ مامور کی خدمت میں صدق اور استقلال سے کچھ عرصہ رہا جاوے تاکہ اُس کے اندرونی حالات سے بھی آگاہی ہو اور صدق پورے طور پر نورانی ہو جاوے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اوّل صفحہ 683)

بہترین زادراہ

حضرت مسیح موعود بہترین زادراہ کے متعلق اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مومن کو بھی ہر وقت اپنے سفر کے لئے طیار اور محتاط رہنا چاہئے اور بہترین زادراہ تقویٰ ہے''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اوّل صفحہ 683)

اگر ہمسایہ فاقہ میں ہو

حضرت اقدس مسیح موعود نے ہمسایہ کے فاقہ میں ہونے کی صورت میں حج کے بارے میں فرمایا:

''اگر کسی کا ہمسایہ فاقہ میں ہو تو اس کے لئے شرعاً حج جائز نہیں۔ مقدم ہمدردی اور اس کی خبرگیری ہے۔ کیونکہ حج کے اعمال بعد میں آتے ہیں۔ مگر آج کل عبادت کی اصل غرض اور مقصد کو ہرگز مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ عبادات کو رسوم کے رنگ میں ادا کیا جاتا ہے اور وہ نری رسمیں ہی رہ گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں میں حاجیوں کے متعلق بدظنیاں پیدا ہوئی ہوئی ہیں۔ کہتے ہیں ایک اندھی عورت بیٹھی تھی کوئی شخص آیا اور اس کی چادر چھین کر لے گیا۔ وہ عورت چلائی کہ بچہ حاجیا میری چادر دے جا۔ اس نے اس کو پوچھا۔ کہ مائی تو یہ تو بتا کہ یہ کیونکر تجھے معلوم ہوا کہ میں حاجی ہوں۔ اس نے کہا۔ تجربہ سے معلوم ہوا کہ ایسا کام حاجی ہی کرتے ہیں۔ پس اگر ایسی ہی حالت ہو۔ تو پھر ایسے حج سے کیا فائدہ۔ حج میں قبولیت ہو کیونکہ جبکہ گردن پر بہت سے حقوق العباد ہوتے ہیں ان کو تو ادا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکھا فلاح نہیں ہوتی۔ جب تک نفس کو پاک نہ کرے اور نفس تب ہی پاک ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے احکام کی عزت اور ادب کرے اور ان راہوں سے بچے جو دوسرے کے آزاد اور دکھ کا موجب ہوتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 370)

قربانی کی پُرحکمت تفسیر

حضرت مسیح موعود سورۃ الحج آیت 38 کی پُرحکمت تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا۔ جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض اپنے ہاتھ تک سکھا دیتے ہیں اور بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے اور اپنے آپ کو مشکلات اور مصائب میں ڈالتے ہیں۔ لیکن یہ تکالیف ان کو کوئی نور نہیں بخشتیں اور نہ کوئی سکینت اور اطمینان ان کو ملتا ہے بلکہ اندرونی حالت ان کی خراب ہوتی ہے۔ وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں۔ جس کو اندر سے کم تعلق ہوتا ہے۔ اور کوئی اثر ان کی روحانیت پر نہیں پڑتا۔ اس لئے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا لن ینال اللہ لحومھا ...... (الحج:38) یعنی اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ حقیقت میں خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا ہے بلکہ وہ مغز چاہتا ہے۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ اگر

گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے تو پھر قربانی کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اس طرح نماز روزہ اگر روح کا ہے تو پھر ظاہر کی ضرورت کیا ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ یہ بالکل پکی بات ہے کہ جو لوگ جسم سے خدمت لینا چھوڑ دیتے ہیں ان کو روح نہیں مانتی اور اس میں وہ نیازمندی اور عبودیت پیدا نہیں ہو سکتی جو اصل مقصد ہے اور جو صرف جسم سے کام لیتے ہیں روح کو اس میں شریک نہیں کرتے وہ بھی خطرناک غلطی میں مبتلا ہیں اور یہ جوگی اسی قسم کے ہیں۔ روح اور جسم کا باہم خدا تعالیٰ نے ایک تعلق رکھا ہوا ہے اور جسم کا اثر روح پر پڑتا ہے۔...... غرض جسمانی اور روحانی سلسلے دونوں برابر چلتے ہیں۔ روح میں جب عاجزی پیدا ہوتی ہے پھر جسم میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے جب روح میں واقع میں عاجزی اور نیازمندی ہو تو جسم میں اس کے آثار خود بخود ظاہر ہو جاتے ہیں اور ایسا ہی جسم پر ایک الگ اثر پڑتا ہے تو روح بھی اس سے متاثر ہو ہی جاتی ہے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد سوم صفحہ 309)

قربانی کی حقیقت

حضرت مسیح موعود قربانی کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ قربانیاں اس کا لُب نہیں۔ پوست ہیں۔ روح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانے میں ہنسی خوشی ہی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیّشات قرار دیئے گئے ہیں۔ عورتیں اسی روز تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے زیب تن کرتی ہیں۔ مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں اور یہ ایسا مسرت اور راحت کا دن سمجھا جاتا ہے کہ بخیل سے بخیل انسان بھی آج گوشت کھاتا ہے۔ خصوصاً کشمیریوں کے پیٹ تو بکروں کے مدفن ہو جاتے ہیں۔ گو اور لوگ بھی کمی نہیں کرتے۔ الغرض ہر قسم کے کھیل کود۔ لہو ولعب کا نام عید سمجھا گیا ہے، مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 326)

عیدالاضحیہ کی حقیقت

حضرت مسیح موعود عیدالاضحیہ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''درحقیقت اس دن میں بڑا سِر یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اُس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقرباء اعزا کا خون بھی خفیف نظر آوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے، کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خُون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کیے جاویں، تو ان کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو ولعب کے روحانیت کا کونسا حصہ باقی ہے۔ یہ عیدالاضحیہ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں، مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اُس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔ عید رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بذل الروح ہے۔ مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں، ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس! کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اور اُمتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں، اُن کی حقیقت اس اُمت مرحومہ نے دکھلائی ہے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 327)

صبر کرنے والے غیر معمولی انعامات پائیں گے

حضرت مصلح موعود نے آیت ان الصفا و المروہ البقرہ 159 کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

''ان الصفا و المروہ ...... فرماتا ہے۔ صفا اور مروہ دونوں پہاڑیاں یقیناً اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ہیں۔ یہ دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان حج اور عمرہ میں خانہ کعبہ کے طواف کے بعد سعی کی جاتی ہے اور سات دفعہ چکر لگایا جاتا ہے۔ بعض نے کہا کہ چودہ دفعہ دوڑنا چاہئے مگر یہ کمزور خیال ہے۔ اصل میں سات دفعہ ہی سعی ہے اور یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے صفا سے شروع کر کے مروہ پر جاتے ہیں اور وہاں سے صفا پر آتے ہیں۔ یہ سعی چونکہ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی یادگار ہے اس لئے یہ پہاڑیاں اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا نشان ہے۔ ......غرض صفا اور مروہ کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جو لوگ صبر کرتے اور استقامت کے ساتھ خدمت دین میں حصہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ ہاجرہ اور اسماعیل کی طرح انہیں اپنے آسمانی نشانات دکھاتا اور دائمی زندگی اور غیر معمولی انعامات عطا کرتا ہے۔ اگر تم بھی صبر کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی ایسے ہی انعامات سے نوازے گا اور تمہیں بھی شعائر اللہ میں داخل کر دے گا۔''

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 306,305)

حج مرکزیت کا پیش خیمہ

حضرت مصلح موعود سورۃ الحج 29 تا 30 کی تفسیر کرتے ہوئے ایمان والوں کے اندر مرکزیت کی روح کے متعلق فرماتے ہیں۔

''پس حج ایک اہم عبادت ہے جو (-) نے مقرر کی ہے جب کوئی شخص مکہ مکرمہ میں جاتا ہے اور مناسک حج کو پوری طور بجا لاتا ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ آ جاتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والے ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے جاتے ہیں۔

پھر حج سے (-) کے اندر مرکزیت کی رُوح بھی پیدا ہوتی ہے اور انہیں اپنی اور باقی دنیا کی ضرورتوں کے متعلق غور وفکر کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے کی خوبیوں کو دیکھنے اور اُن کو اخذ کرنے کا انہیں موقع ملتا ہے اور باہمی اخوت اور محبت میں ترقی ہوتی ہے۔ غرض حج ارکانِ (-) میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی طرف (-) نے لوگوں کو توجہ دلائی ہے۔ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی ہو اور جن کی صحت سفر کے بوجھ کو برداشت کر سکتی ہو ان کا فرض ہے کہ وہ اس حکم پر عمل کریں اور حج بیت اللہ کی برکات سے مستفیض ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آجکل کے امراء کے لئے سب سے بڑی نیکی حج ہی ہے کیونکہ باوجود مال و دولت کے وہ کبھی حج کے لئے نہیں جاتے اور جو لوگ حج پر جاتے ہیں اُن میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جن پر حج واجب نہیں ہوتا۔ (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 34,33)

حج سے فائدہ اٹھانے کے لئے اخلاص اور محبت چاہئے

حضرت مصلح موعود (-) حج سے فائدہ اٹھانے کے بارے میں انہی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''غرض حج کا اسی صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے۔ جب انسان اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف رکھے اور اخلاص اور محبت کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کرے۔ اگر وہ اخلاص کے ساتھ حج کے لئے جاتا ہے تو وہ ایمانوں کے ڈھیر لے کر واپس آتا ہے اور اگر وہ اخلاص کے بغیر جاتا ہے تو وہ اپنے پہلے ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 36)

اسماعیلی رنگ اختیار کرنے کی تلقین

حضرت فضل عمر خدام کو مخاطب کرتے ہوئے اسماعیلی رنگ اختیار کرنے کے متعلق فرماتے ہیں:

''میں جماعت کے نوجوانوں کو آج توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اسماعیلی رنگ میں رنگیں کریں اور ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہیں۔ خواہ وہ اخلاقی ہوں یا جسمانی یا مالی۔ یاد رکھو (-) کا درخت قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ اگر تمہاری خواہش ہے کہ (-) ترقی کرے۔ تو اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کرو اور وہ تمام قسم کی قربانیاں کرو جو تم سے پہلے کسی امت نے دنیا میں کی ہوں۔ کیونکہ جس طرح (-) جامع کمالات متفرقہ ہے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ اس کے متبعین کی قربانیاں بھی تمام امتوں کی متفرق قربانیوں کی جامع ہوں۔'' (خطبات محمود جلد دوم صفحہ 193)

حج کا وحدت اقوامی کے ساتھ تعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حج کے فریضے کو وحدت اقوامی کے لئے ایک ذریعہ بتاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

''پس حج کا فریضہ وحدت اقوامی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک ذریعہ ہے ویسے اس کے علاوہ اس کے اور بہت سارے فوائد ہیں۔ اس لئے کسی کو یہ گمان نہ گزرے کہ اس کا یہی ایک فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں اس کی صفات کے بے شمار جلوے کارفرما ہیں۔ جہاں تک فریضہ حج کا وحدت اقوامی کے ساتھ تعلق ہے۔ یہ ایک اصولی چیز ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے شاید کسی نو عمر یا کم علم کو دھوکا نہ لگے۔ اس لئے میں نے ضمناً یہ بات بیان کر دی ہے۔ بہرحال حج فریضہ حج کا ایک بڑا فائدہ اور اس کا ایک بڑا مقصد حج اقوامی کے قیام میں ممد و معاون بننا ہے اور حج کا تعلق اگرچہ رویت ہلال سے ہے مگر یہ اس رویت ہلال سے ہے جو مکہ مکرمہ میں رونما ہو۔''

(خطبات ناصر جلد دہم صفحہ 156)

فریضہ حج کے ساتھ قربانی کا تعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فریضہ حج کے ساتھ قربانی کے گہرے تعلق کے بارے میں فرماتے ہیں:

''میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ اس عید کا تعلق

بہرحال فریضہ حج کے ساتھ ہے اور فریضہ حج کا تعلق ایک ایسی قربانی کے ساتھ ہے جو انتہائی ذاتی محبت کی متقاضی ہے اس کے بغیر وہ ادا نہیں کی جا سکتی اور وہ اصلی اور عظیم جو کسی بندہ نے اپنے رب کے حضور پیش کی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی تھی۔ مگر چونکہ آپؐ کے ساتھ قوموں کو تیار کیا گیا تھا اس قربانی کے پیش کرنے کے لئے۔ اس لئے اس تربیت کی ابتداء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے کی گئی۔ یہ وہ پہلی مثال تھی جو اس طرح قائم ہوئی کہ لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلتی ہوئی آگ میں پھینک دیا تھا۔ لیکن اس تربیت کے ابتدائی سبق کے وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے ایسے بندوں پر جو فضل نازل ہوتے ہیں۔ ان کا اظہار اس طرح ہوا کہ اس آگ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا۔ ینار کونی برداً و سلما (الانبیاء:70) دشمن اپنے منصوبہ میں ناکام ہوا اور وہ آگ جسے ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کے لئے بھڑکایا گیا تھا وہ ان کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی پر منتج ہوئی۔ اس نے ان کو جلایا نہیں بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں انتہائی لذت اور سرور پیدا ہوا۔‘‘

(خطبات ناصر جلد 10 صفحہ 208)

حج کا تمام بنی نوع انسان سے تعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع حج کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ بنی نوع انسان کے امت واحدہ بننے کی علامت ہے اور اس پہلو سے حج کا مضمون دنیا کی ہر مذہبی قوم میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’یہ مضمون صرف اسلام سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اور حج کا مضمون بھی صرف مسلمانوں ہی سے نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اسی لئے قرآن مجید نے جہاں خدا کے پہلے گھر کی تعمیر کا ذکر فرمایا جو بکہ میں واقع ہے تو فرمایا یہ تمام بنی نوع انسان کی خاطر بنایا گیا تھا۔ ان اول بیت وضع ...... (آل عمران:79) وہ پہلا گھر جو ہدایت کے لئے بنی نوع انسان کی خاطر بنایا گیا وہ مکہ میں واقع ہے۔ پس حج دراصل (-) کے ایک ہونے کی علامت نہیں، (-) کے امت واحدہ بننے کی علامت نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے امت واحدہ بننے کی علامت ہے اور اس پہلو سے حج کا مضمون دنیا کی ہر مذہبی قوم میں پایا جاتا ہے گویا دنیا کی تمام قوموں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے آغاز ہی سے تیار کیا جا رہا ہے۔ اگر عیسائیوں میں آپ دیکھیں تو عیسائیوں میں بھی حج کا مضمون نہ صرف پایا جاتا ہے بلکہ اس کثرت سے مختلف مواقع کے حج کئے جاتے ہیں کہ شاید مذہبی تاریخ میں اس سے زیادہ حج کے مقامات آپ کو کہیں دکھائی نہ دیں گے جتنا عیسائی قوم میں ملتے ہیں۔ خصوصاً رومن کیتھولکس میں مختلف Saints کے نام پر مختلف حج کی جگہیں بنا رکھی ہیں۔ کہیں وہ لوگ ننگے پاؤں پیدل سفر کر کے جاتے ہیں، کہیں بعض اور خاص رسوم ادا کرتے ہوئے جاتے ہیں۔ غرض یہ کہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایسے مقامات عیسائی قوم میں متبرک سمجھے جاتے ہیں جہاں وہ سال میں یا چند سالوں میں ایک دفعہ حج کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔‘‘

(خطبات عیدین صفحہ 545,544)

اسماعیلی واقعہ میں دو گہرے سبق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اسماعیلی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’اس واقعہ میں دو بڑے گہرے سبق ہیں جو ہمیشہ کے لئے زندہ رہنے والے ہیں۔ ایک یہ کہ مذاہب وہی زندہ رہیں گے جو اپنی قربانیاں پیش کرنے کے لئے تو آمادہ ہوں دوسروں کی زبردستی قربانیاں لینے کا دل میں خیال بھی نہ لائیں اور بگڑے ہوئے زمانوں میں یہ بات ہمیشہ الٹ جاتی ہے۔ بگڑے ہوئے مذاہب کو پہچاننا ہو تو اس حقیقت کو الٹا دیں جو ابراہیمی حقیقت ہے تو آپ کو بگڑے ہوئے مذاہب کی شکل نظر آ جائے گی۔ وہ اپنی قربانیاں پیش کرنے کے اہل نہیں رہتے لوگوں کے مال لوٹنے، لوگوں کی جانیں فنا کرنے، لوگوں کو ذبح کرنے کی تعلیم دینے اور گھروں کو آگ لگانے کی تعلیم دینے پر ہی ان کی تعلیم کا اکتفا ہوتا ہے۔ یہی ان کے مذہب کا خلاصہ ہے۔ گویا خود کچھ بھی خدا کی راہ میں پیش نہ کرو، لوگوں کے مال لوٹ لو اور وہ خدا کے حضور پیش کر دو تو یہ گویا جنت کا آسان نسخہ ہے۔ اپنی جانیں خدا کی راہ میں پیش کرنے کی توفیق نہیں پاتے تو لوگوں کے گلے کاٹو خدا کے نام پر اور ان کو ذبح کر کے ان کے سر خدا کے حضور پیش کر دو۔ یہ ابراہیمی قربانی کا الٹ ہے۔ جب مذہب بگڑتے ہیں تو اس وقت اس قسم کی قربانیاں نظر آ رہی ہوتی ہیں اور جب مذاہب کا آغاز ہوتا ہے خصوصاً عظیم الشان مذاہب کا تو وہاں قربانیاں پیش کرنے والے آپ کو نظر آ رہے ہوتے ہیں، لوگوں سے زبردستی قربانیاں لینے والے نظر نہیں آتے۔

(خطبات عیدین صفحہ 384,383)

عیدالاضحیہ کا فلسفہ

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اپنے ایک خطبہ میں عیدالاضحیہ کے فلسفے پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’وہ عید (الاضحیہ) جو قربانیوں کے بعد آتی ہے وہ عید کیا ہوتی ہے؟ ان قربانیوں کی حقیقت کیا ہے جو اس عید کے موقع پر پیش کی جاتی ہے؟ ولکل أمة جعلنا منسکاً فرمایا ہم نے ہر قوم کے لئے، ہر امت کے لئے قربانی کا ایک طریق مقرر فرمایا ہے یہ جتنی بھی دنیا میں مذہبی قومیں آئی ہیں۔ ان میں سے ہر قوم کو خدا تعالیٰ نے ان کا مخصوص قربانی کا طریق سکھایا۔ لیذکروا اسم اللہ علی مارزقھم تاکہ وہ اللہ کا نام پڑھا کریں اس پر جو خدا تعالیٰ نے انہیں بطور رزق عطا فرمایا ہے۔

(خطبات عیدین صفحہ 587)

واقفین نو کے والدین کو قیمتی نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی قربانی کا ذکر کر کے واقفین نو کے والدین کو نصیحت فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت اسماعیل کا جواب ماں باپ کی تربیت کا نتیجہ تھا۔ پس ان بچوں کے والدین بھی یہی نمونہ دکھائیں اور اپنا جائزہ لیتے رہیں کہ وہ کہیں وقتی جوش سے تو اپنے بچوں کو وقف نہیں کر رہے، بلکہ اس کے پیچھے ایک پاک اور مستقل جذبہ ہونا چاہئے جس میں حضرت ہاجرہ اور حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کی جھلک نظر آئے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر یہ تقویٰ سے گری ہوئی قربانیاں ہیں، جن میں پھر بعض اوقات بچے کہہ دیتے ہیں کہ میں نے وقف نہیں کرنا یا بچہ کا معیار اتنا گرا ہوتا ہے کہ جماعت اسے نہیں لیتی، بعض بچے بازاری لڑکوں کے سے حلیے بنا لیتے ہیں اور پوچھنے پر بعض یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے سنگر بننا ہے۔ اب ان باتوں کا وقف سے کیا تعلق۔ لیکن اگر تقویٰ کے نمونے قائم کریں گے اور اس کے مطابق تربیت کریں گے تو پھر اسماعیلی جواب ملے گا۔ پہلے دن سے ہی بچوں کو قربانیوں کی اہمیت بتائیں اور اپنے پاک نمونے ان کے سامنے رکھیں۔............‘‘

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 137)

اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے استطاعت رکھنے والوں پر حج فرض کیا ہے اور عیدالاضحیہ منانے کا حکم دیا ہے اور اس موقع پر جو قربانی سال میں ایک مرتبہ مناتے ہیں یہ دراصل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی یاد تازہ کرتی ہے۔ اس لئے اس قربانی کو ایک خاص فوقیت حاصل ہے اس قربانی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس بات کے لئے بھی تیار کیا کہ جہاں تم جانور کی قربانی کرتے ہو وہیں تم اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ لمحات خالصۃً للہ دین کے لئے صرف کرو، تن، من، دھن کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہ کرو۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کی تھی اور اسی طریق پر چلتے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس قربانی کے اعلیٰ ترین معیار قائم کئے اور اپنے عمل سے ثابت کیا کہ کس طریق پر چلنے سے ہماری قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا شرف حاصل کر سکیں گی اور پھر آج کے دور میں حضرت مسیح موعود نے قربانی کے وہ اعلیٰ معیار قائم کئے جو اپنی مثال آپ ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ان بزرگان دین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے قیمتی اوقات میں سے دین حق کی سربلندی کے لئے وقت دیں، مالی قربانی دیں اور اپنی قربانیوں میں اسماعیلی رنگ اختیار کرنے کی کوشش کریں اور واقفین بچے بھی اپنی زندگی کو اسماعیلی رنگ دیں تاکہ وہ برائیوں سے پاک ہوں اور ان کے جواب اسماعیلی رنگ لئے ہوئے ہوں اور جب بھی قربانی مانگی جائے چاہے وہ وقت کی قربانی ہو یا جان کی قربانی ہو یا مال کی قربانی ہو وہ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

بقیہ صفحہ 6۔ مکرم غلام سرور صاحب وڑائچ

تعالیٰ نے شادی کے بعد ایک بیٹا دیا مگر وہ پیدائش کے جلد بعد وفات پا گیا۔

دوسری شادی بھی کی مگر وہ زیادہ دیر نہ چل سکی۔ اپنی اولاد کی کمی کو آپ اپنے بہن بھائیوں کے بچوں کے ساتھ بہت زیادہ پیار کی صورت میں پورا کرتے۔ بلکہ بھتیجوں کے بچوں کے ساتھ بھی بہت زیادہ پیار اور محبت کا سلوک کرتے۔ خاکسار بی اے کے بعد لاہور ایف سی کالج میں۔ MA.Economics (ایم اے معاشیات) میں داخل ہوا تو جب بھی گاؤں جاتا اور اس کے بعد ملازمت کے دوران بھی تو ہم دونوں بھائی گاؤں میں اکٹھے وقت گزارتے اور اگر کہیں غمی خوشی میں جانا ہوتا تو دونوں اکٹھے جاتے۔ ہمارا برادرم غلام سرور کے گھر میں قیام ہوتا اور جتنا وقت ہم لوگ گاؤں میں گزارتے وہ بہت خوش رہتے اور جب ہم لوگ واپس آتے تو اداس ہو جاتے۔ وہ فون پر بھی ہمیشہ رابطہ رکھتے اور گاؤں کی ہر خبر مجھے بتاتے جب حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس نے وصیت کرنے کا جماعت کو ارشاد فرمایا تو آپ نے بھی وصیت کر لی۔ اور ہمیشہ چندہ کی ادائیگی باقاعدگی سے کرتے اور چندے کی برکات اور خلافت سے وابستگی پر احباب جماعت کو بھی تلقین کرتے رہتے۔

اللہ تعالیٰ برادرم محترم کو اعلیٰ علیین میں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی ہم لوگوں کو بھی توفیق دے۔

مکرم بشارت احمد صاحب وڑائچ

میرے بڑے بھائی مکرم غلام سرور صاحب وڑائچ

برادرم غلام سرور وڑائچ صاحب صدر جماعت احمدیہ قلعہ کالر والہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ یکم ستمبر 2009ء کو تقریباً اکسٹھ (61) سال کی عمر میں بقضائے الٰہی پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں دل کے بائی پاس اپریشن کے بعد دس دن تک بے ہوش رہ کر وفات پا گئے۔

برادرم کے حالات زندگی لکھنے سے قبل اپنے گاؤں قلعہ صوبہ سنگھ (حال قلعہ کالروالہ) میں احمدیت کے ورود سے متعلق دلچسپ واقعات تاریخ احمدیت میں محفوظ کرنے کے لئے تحریر ہیں۔میں نے اپنے والد محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب وڑائچ سابق صدر جماعت احمدیہ قلعہ کالر والہ سے ایک سے زائد مرتبہ سنا جس کی بعد میں تصدیق برادرم محترم محمد اسلم صاحب وڑائچ سابق زعیم انصاراللہ قلعہ کالروالہ نے بھی کی۔

گاؤں کی مسجد اہل حدیث کے خطیب اور ممتاز حکیم حضرت مولوی فضل کریم صاحب (جو کہ مکرم ومحترم آفتاب احمد خان صاحب مرحوم سابق امیر انگلستان کے دادا حضرت قاضی عبدالکریم صاحب کے بڑے بھائی تھے) کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیح موعود و مہدی معہود کے متعلق 1903ء کے اوائل میں پتہ چلا۔حکیم صاحب کے پاس بہت اچھی گھوڑی ہوتی تھی جس پر سوار ہوکر وہ دوسرے دیہات میں مریضوں کے علاج کے لئے جایا کرتے تھے۔حضرت مولوی صاحب گھوڑی پر سوار ہوکر قادیان پہنچ گئے۔اور حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی چند دن قادیان دارالامان رہ کر واپس آئے تو جمعہ کا دن تھا۔خطبہ جمعہ میں آپ نے مسیح موعود کی بعثت کے متعلق احباب کو بتایا اور آپ کی بیعت کرنے کی حاضرین کو دعوت دی۔حسب دستور اکثریت نے ناگواری کا اظہار کیا۔لیکن چوہدری پیر محمد صاحب اور ان کے بارہ سالہ بیٹے عبداللہ خان نے کھڑے ہوکر بیعت کا اقرار کیا۔

اس کے چند دن بعد چوہدری عمر دین صاحب محلاں والے کی قیمتی گھوڑی چوری ہوگئی۔کچھ دن کے بعد چوہدری صاحب کو اشارہ ملا کہ گھوڑی امرتسر کی طرف گئی ہے۔

برادری کے دس سے پندرہ بزرگ گھوڑیوں پر سوار ہوکر امرتسر روانہ ہوگئے۔اور گھوڑی امرتسر کے ایک ڈیرہ سے مل گئی۔سب احباب نے پروگرام بنایا کہ حکیم فضل کریم صاحب نے قادیان میں امام مہدی کی آمد کا بتایا ہے تو اب فاصلہ تو کوئی زیادہ نہیں کیوں نہ قادیان جا کر دیکھ تو آئیں کہ اصل واقعہ کیا ہے۔ جب یہ قافلہ قادیان میں حضرت مسیح موعود کے دربار میں حاضر ہوا تو پیارے آقا کی قوت قدسیہ کے اسیر ہوکر بیعت سے مشرف ہوئے۔اور واپس گاؤں آکر سب نے بیعت کا اعلان کر دیا۔اس کے بعد اور سعید فطرت احباب کو بھی قادیان جا کر دستی بیعت کی توفیق ملی ان تمام احباب کے نام اخبار البدر مورخہ 26 جون 1903ء کے صفحہ نمبر 184 پر درج ہیں۔جن کی تعداد 32 بنتی ہے۔جن میں تیسرے نمبر پر خاکسار کے دادا کے نانا چوہدری سزاوار خاں صاحب کا نام ہے۔جنہوں نے اپنے نواسے سردار خان کو اپنا متبنّٰی (جانشین) بنا کر اپنی جائیداد کا وارث کیا اور ان کے آبائی گاؤں کو ریکے (منڈی بابا گلوشاہ) تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے اپنے پاس قلعہ لے آئے۔

خاکسار کے دادا چوہدری سردار خان صاحب کو ستمبر 1907ء میں بذریعہ خط بیعت کی توفیق ملی اور بیعت کی منظوری کا کارڈ محررہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب مورخہ 17 ستمبر خاکسار کے پاس محفوظ ہے۔بچپن میں ہم لوگوں کو بھی قلعہ کے بہت سے رفقاء حضرت مسیح موعود کے ساتھ نمازیں پڑھنے اور خلافت کا موقع ملتا رہا۔

برادرم مکرم ومحترم غلام سرور صاحب 15 مئی 1948ء کو قلعہ کالر والہ میں پیدا ہوئے جو کہ خاکسار سے تقریباً ڈیڑھ سال بڑے تھے۔

ہم نے تعلیم کا آغاز گورنمنٹ پرائمری سکول مڑیاں سے کیا سکول کی کل عمارت ایک برآمدہ پر مشتمل تھی۔کلاسیں باہر درختوں کے نیچے ہوتی تھیں اور بارش کے وقت سکول سے چھٹی ہو جاتی تھی۔بعد میں ہماری کلاسیں گورنمنٹ مڈل سکول میں چلی گئیں۔برادرم غلام سرور مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں فیل ہو گئے۔والد صاحب نے تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کے ہیڈ ماسٹر چوہدری غلام حیدر صاحب کے ساتھ جو کہ قلعہ میں ہی رہتے تھے کے ساتھ مشورہ کیا تو انہوں نے ہم دونوں بھائیوں کو اپنے سکول یعنی تعلیم الاسلام ہائی سکول میں آٹھویں کلاس میں داخل کرلیا۔اور ہمیں بڑے بھائیوں کی دو پرانی سائیکل سکول جانے کے لئے مل گئیں اور ہم سائیکلوں پر تین میل جاتے اور تین میل آتے تھے اور اکثر پیدل بھی آتے جاتے رہے۔تعلیم الاسلام ہائی سکول کا معیار تعلیم بہت بلند تھا۔اور میٹرک کا نتیجہ عام طور پر سو فیصد ہوتا تھا۔ 1961-62ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ جناب حسنات احمد صاحب کے ساتھ تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کا سنگ بنیاد رکھا۔اور ایک سال سے کم عرصہ میں کالج کی عمارت اور پرنسپل صاحب کی رہائش اور ہوسٹل تیار ہو گئے اور جناب عبدالسلام اختر صاحب پہلے پرنسپل تعینات ہوئے۔آغاز سے کالج میں پڑھائی کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیاں بھی شروع ہو گئیں۔جن میں قومی سطح پر مباحثے،مشاعرے اور کھیلوں کے مقابلہ جات اکثر ہوتے اور سکول کے طلباء شائقین اور زائرین کے طور بھر پور شرکت کرتے۔

جون 1965ء میں ہم دونوں بھائی میٹرک میں پاس ہوگئے۔برادرم غلام سرور کو بچپن سے ہی جماعت احمدیہ کے ساتھ جنون کی حد تک پیار تھا۔ 1960-61ء میں مرکزی نمائندہ نے وقف زندگی کی تحریک کی تو برادرم غلام سرور نے فوراً کھڑے ہوکر زندگی وقف کرنے کا وعدہ کیا اگست 1965ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کا اعلان شائع ہوا تو ستمبر کے آغاز میں والد صاحب برادرم غلام سرور کو لے کر ربوہ گئے۔لیکن 6 ستمبر کو پاک بھارت جنگ کی وجہ سے داخلے ملتوی کر دیئے گئے تو والد صاحب بھائی کے ساتھ واپس گاؤں آگئے۔اور اکتوبر میں ہم دونوں بھائیوں نے تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں فرسٹ ائیر میں داخلہ لے لیا۔تو والد صاحب نے ہمیں نئی ایگل سائیکل لے کر دی کالج کے زمانہ میں ہم لوگ پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں بھی حصہ لیتے رہے اور کالج کی باسکٹ بال ٹیم پہلی بار آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے جنوری 1966ء میں ربوہ گئی جس میں خاکسار نے بھی شمولیت کی۔

ایف اے کے امتحان میں بھائی کی دو مضامین میں کمپارٹمنٹ آگئی تو انہوں نے ان مضامین کی دوبارہ تیاری شروع کردی اور خاکسار کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تھرڈ ائیر میں داخل کروا دیا گیا۔یہ جدائی کا موقع ہم دونوں بھائیوں کے لئے بہت تکلیف دہ تھا۔کیونکہ ہم دونوں بھائیوں کا آپس میں اس قدر پیار تھا کہ ہم ہمیشہ اکٹھے رہتے تھے۔بلکہ برادری کے بعض لوگ سمجھتے رہے کہ ہم جڑواں ہیں۔واقعی ہم میں سے ایک بیمار ہوتا تو دوسرا بھی بیمار ہو جاتا۔پہلے سکول اور پھر کالج سے واپس آکر ہم دونوں بھائی سیدھے حویلی جاتے اور والد صاحب کے ساتھ زمیندارہ کاموں میں مدد کرتے۔مویشیوں کے لئے چارہ کاٹنا، ڈالنا،چرانا اور دودھ دھونا عام طور پر ہم دونوں بھائیوں کی ذمہ داری تھی۔

ہم دونوں بھائی گھڑ سواری کے بھی شوقین تھے۔اور جب کوئی مہمان گھوڑی پر آتے تو ہم اپنی گھوڑی اور مہمان گھوڑی باہر کھیتوں میں لے جاتے اور دوڑ لگواتے کئی دفعہ گرتے مگر دوبارہ سواری کرتے۔

بھائی صاحب نے ایف اے مکمل کر کے گورنمنٹ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سیالکوٹ میں ٹائپ اور شارٹ ہینڈ میں داخلہ لے لیا اور کورس مکمل کرنے کے بعد گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پسرور میں بطور کلرک ملازمت کر لی اور 13 میل سائیکل پر آتے جاتے رہے۔اسی دوران بھائی نے پہلے PTC اور پھر CT کا کورس کر لیا۔اور گورنمنٹ مڈل سکول گھنوکے ججہ میں بطور سکول ٹیچر کام شروع کیا۔جو کہ قلعہ سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر ہے۔جہاں ریٹائرمنٹ تک تقریباً تیس سال پڑھایا۔آپ ٹھیک وقت پر سکول جاتے اور چھٹی کے بعد واپس گھر آتے۔چھٹی کم ہی کرتے تھے۔ اپنی ذمہ داری پوری ایمانداری اور اخلاص کے ساتھ ادا کرتے اور گاؤں کے سب لوگ آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔

برادرم غلام سرور کو بچپن سے جماعت اور خلافت کے ساتھ عشق تھا۔وقف زندگی تو نہ کر سکے مگر انہوں نے عملی طور پر ایک واقف زندگی کی طرح ہی جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔آپ نے ساتویں کلاس سے پنج وقتہ نماز پابندی کے ساتھ پڑھنا شروع کی۔تہجد باقاعدہ پڑھتے اور ریٹائرمنٹ کے بعد چاشت کے نفل بھی باقاعدہ پڑھتے۔قرآن پاک کی تلاوت ترجمہ کے ساتھ کرتے اور آخری نماز اپریشن سے پہلے ادا کی۔

برادرم غلام سرور کو دس سال سے زائد عرصہ تک قائد خدام الاحمدیہ کے طور پر کام کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ اور اجتماع خدام الاحمدیہ پر مرکز سلسلہ جاتے رہتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک پر کئی مرتبہ سائیکل پر دوسرے خدام کے ساتھ اپنے گاؤں سے ربوہ جانے کا موقع ملا۔آپ کو پہلے دور میں تقریباً پندرہ سال تک جماعت احمدیہ قلعہ کالروالہ کے صدر کی ذمہ داری کی ادائیگی کی توفیق ملی اور کچھ سال کے وقفہ کے بعد تا وفات دوبارہ صدر جماعت کے طور پر کام کا موقع ملا اور بطریق احسن اپنی ذمہ داریوں کو نبھاتے رہے۔تقریباً تین سال تک مجلس انصاراللہ علاقہ گوجرانوالہ میں نائب ناظم تعلیم کے طور پر بھی کام کی توفیق پائی۔بھائی اپنی سرکاری ملازمت کے ساتھ زمیندارہ بھی کرتے تھے۔لیکن کھیتوں میں زیادہ وقت رہنے کی بجائے بیت الذکر میں زیادہ وقت گزارتے اور جماعتی کاموں کی سرانجام دہی میں زیادہ خوشی اور اطمینان محسوس کرتے۔ مربیان سلسلہ اور مرکز کے مہمانوں کی خدمت کا موقع ڈھونڈتے رہتے۔آپ کی بیگم صاحبہ کو بھی مہمانوں کی خدمت کر کے خوشی ہوتی۔آپ کو اللہ

باقی صفحہ 5 پر

مکرم عطاء الاسلام صاحب

1979ء میں کوٹلی آزاد کشمیر میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے

محترم منشی علم الدین صاحب عرائض نویس کا ذکر خیر

میرے دادا محترم منشی علم الدین کے والد کا نام پیر بخش تھا۔آپ کی پیدائش کی معین تاریخ کا علم نہیں ہوسکا مگر غالب گمان ہے کہ آپ 1900ء -1890ء کے عرصہ میں کوٹلی میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے دو بھائی اور تھے جن میں سے مکرم کرم دین صاحب نے پہلے بیعت کی سعادت حاصل کی اُس کے بعد مکرم الف دین صاحب نے آپ کی کوشش سے جماعت میں شمولیت کی اور آخر میں ہمارے دادا حضرت منشی علم الدین شہید نے بیعت کی۔ ہمارے خاندان میں جماعت کا پودا حضرت چوہدری محبوب عالم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (آف پنج کسانہ گجرات) کے ذریعے لگا اور اب ان تینوں بھائیوں کی ساری اولاد در اولاد مخلص احمدی ہیں اور جماعت کی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ دادا جان کی بیعت کا سن 1934ء ہے جو تاریخ احمدیت میں درج ہے ہمارے دادا جان اور ان کے بھائی احمدیت سے قبل اہل حدیث فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

دادا جان نے بیعت کے بعد احمدیت کے ساتھ نہایت گہرا اور جذباتی تعلق قائم کیا۔ 1959ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے اور آپ کا وصیت نمبر 15739 تھا۔آپ بہت التزام کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے ربوہ جاتے رہے۔آخری عمر میں صحت کی کمزوری کے باعث جب نہ جاسکتے تو جانے والوں کو بہت محبت سے روانہ کرتے اور جلسہ کے دنوں میں سخت بے چین رہتے کہ کاش وہ دن ربوہ میں گزرتے۔

میں ذاتی طور پر دادا جان کے ایک دو ساتھیوں سے ملا ہوا ہوں۔اُن کے بقول ہمارے دادا جان فرشتہ سیرت تھے۔زندگی میں کبھی بھی کسی کو کوئی تکلیف نہ دی اور اگر کسی کو تکلیف میں دیکھتے تو سخت کرب میں مبتلا ہو جاتے۔نمازوں کے بہت پابند تھے اور تہجد کو بہت اہتمام سے ادا کرتے۔اپنی وفات سے چند دن قبل اپنے بیٹے کو تحریر کیا کہ معلوم ہوا ہے کہ تم نمازں میں سستی کر رہے ہو؟ یہ بات میرے لئے ناقابل برداشت ہے کہ میری اولاد بے نماز ہو۔

اولاد کے تربیتی معاملات کو بھی سمجھتے تھے مگر نرم طبع ہونے کی وجہ سے عموماً سزا سے اعراض کی کوشش کرتے اگر بہت ضروری ہو جاتا تو باریک سی چھڑی سے ہلکا ہلکا مارتے اور ساتھ ساتھ استغفراللہ کہتے جاتے۔اس ''سزا'' کے بعد دودھ میں بھگوئی ہوئی جلیبیاں بھی ملا کرتی تھیں۔ میرے والد محترم ابن الاسلام بتاتے تھے کہ چھوٹی عمر میں ہم سزا کا انتظار کرتے تھے کہ بعد میں دودھ جلیبی ملے گی۔

واقفین زندگی کی بہت عزت فرمایا کرتے تھے۔یہی صفت اب اُن کی اولاد میں بھی نمایاں ہے۔ مربیان سلسلہ کو ''جرنیل'' کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان احباب کی جرنیلوں کی طرح عزت کرنی چاہئے۔

دادا جان پیشہ کے اعتبار سے عرائض نویس تھے۔ضلع کچہری کوٹلی آزاد کشمیر میں بیٹھتے تھے اور اسی سے اپنا گھر چلاتے تھے بہت اصول پسند او رصاف گو انسان تھے۔اسی لئے کچہری کے غیر اخلاقی اور رشوت ستانی والے معاملات سے انہیں کوئی علاقہ نہ تھا اور نہ ہی کوئی شخص آپ سے کوئی غلط تحریر لکھوا سکتا تھا۔نہایت غریب پرور طبیعت تھی۔کوئی غریب اگر آجاتا تو مفت میں اُس کا کام کر دیتے۔اس کے علاوہ جو بھی بن پڑتا مدد بھی کرتے۔

دعوت الی اللہ کا بھی انوکھا انداز تھا۔اگر کوئی پڑھا لکھا شخص آجاتا تو اُس کو کام کے عوض کوئی جماعتی کتاب/رسالہ پڑھ کر سنانے کو کہتے اس سے جماعت کا پیغام بھی پہنچ جاتا اور اُس کا کام بھی ہو جاتا۔

اولاد

محترم دادا جان کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔اس کے علاوہ کچھ اولاد کم سنی میں بھی فوت ہوئی۔ ہمارے دادا ایک عرائض نویس تھے۔گھر میں گوشت نادر موقعوں پر آتا تھا۔ غربت کے دن تھے۔اور اب یہ عالم ہے کہ رزق کی فراوانی ہے۔ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے کہ ہم نے جان بچانی ہے؟ ہم ہر وقت تیار ہیں احمدیت کی خاطر کٹ مرنے کو کیونکہ ہمیں پتہ ہے۔ہم نے دیکھا ہے اور ہمارے پاس ثبوت موجود ہیں خود ہماری ذات میں کہ حضرت مسیح موعود سچے تھے اور جماعت حق پر ہے۔

ہمارے دادا کی عادت تھی کہ وہ صبح صبح کچہری پہنچ جاتے اور پھر کام مکمل کر کے جلد واپس تشریف لے آتے۔ 17/اگست 1979ء صبح 9:00 بجے جب آپ گھر سے نکلے تو مین گیٹ سے کچھ دور گلی کے شروع میں یہ بدبخت قاتل استرا لئے کھڑا تھا۔ اُس نے آپ پر پے در پے وار کئے اور گردن پر بہت گہرا زخم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ کیونکہ آپ کی عمر تقریباً 90 سال کے قریب تھی۔ اس لئے سنبھل نہ سکے اور گھر کے سامنے ہی گر گئے۔ خون بہت زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔آپ کو قتل کرنے کے بعد قاتل جو کہ خود ایک وکیل تھا یہ نعرے لگاتا گیا کہ میں نے ایک مرزائی کو مار دیا ہے۔

تمام واقعہ کی اطلاع فوراً مرکز پہنچائی گئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ارشاد موصول ہوا کہ قانونی کارروائی پوری کی جائے F.I.R فوراً کٹوائی گئی اور جس حد تک ہوسکا قانونی چارہ جوئی کی گئی مگر کیونکہ قاتل وکیل تھا اُس نے تمام منصوبہ بنایا ہوا تھا اس لئے اُس نے اپنے آپ کو پاگل ظاہر کر کے سزا سے بچاؤ کروالیا۔اور بری ہو گیا۔

خدا کی عدالت اپنا فیصلہ عدل پر سناتی ہے۔ سو یہی ہونا تھا اُس قاتل نے اپنے آپ کو پاگل ظاہر کیا تھا اور دنیا کی عدالت سے بری ہوا مگر خدا نے اُس کو حقیقت میں پاگل کر دیا اور آخر کار اس نے زہر کھایا اور خودکشی کر کے دنیا سے رخصت ہوا۔اپنی موت سے قبل گھنٹوں وہ ہمارے خاندان کی دکانوں کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا رہتا اور معافی مانگتا اُس کے والد نے اُس سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا اور بالآخر اسی طرح وہ کوٹلی کے لئے عبرت کا نشان بن کر رخصت ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دادا کے نقش قدم پر چلائے اور وہ عہد جو خلافت نے ہم سے لیا ہے اُس کو من وعن پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

☆......☆......☆......☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم فہیم احمد صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ بشریٰ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد صاحب سابق صدر لجنہ اماء اللہ دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں متوقع ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے آپریشن کامیاب فرمائے ، بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور والدہ صاحبہ کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

ملازمت کے مواقع

۞ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے ایگریکلچر ڈیپارمنٹ اور لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔خواہشمند افراد آن لائن اپلائی کرنے کے لئے وزٹ کریں۔www.ppsc.gop.pk

۞ پاک کینیڈا ڈیٹ سواپ پروجیکٹ PCDSP کو اسسٹنٹ ، ڈیٹا اینٹری آپریٹر، ڈرائیور، نائب قاصد، سیکیورٹی گارڈ اور سینیٹری ورکر کی ضرورت ہے۔

۞ سٹار مارکیٹنگ کمپنی کو گوجرانوالہ اور قصور میں اپنے نئے پروجیکٹ کے لئے مینیجر سیلز اینڈ مارکیٹنگ ، سینئر مارکیٹنگ ایگزیکٹوز اور مارکیٹنگ ایگزیکٹوز کی ضرورت ہے۔

۞ Pacific Pharma Ltd کو سیلز مینیجر، آپریشن مینیجر، پروڈکٹ مینیجرز، سپلائی چین مینیجر اور آفس اسسٹنٹس کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ پاکستان سٹینیبل ٹرانسپورٹ پروجیکٹ (پاکس ٹرین) کو اپنے آر اینڈ ڈی یونٹ کے لئے ٹیم لیڈر ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ، ریسرچ آفیسر، آئی ٹی اینڈ ایڈمن اسسٹنٹ اور آفس بوائے کی آسامیاں خالی ہیں۔

۞ الائیڈ بینک لمیٹڈ کو چار سالہ BS اور ماسٹر ڈگری ہولڈرز (کمپیوٹر سائنس/آئی ٹی) کیلئے مینجمنٹ ٹرینیز (آئی ٹی) کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ الطاف اینڈ کمپنی کو سیلز اینڈ مارکیٹنگ مینیجر کی فوری ضرورت ہے۔

۞ بٹالہ سٹیل انڈسٹریز کو ایڈمنسٹریٹر کی ضرورت ہے۔ایسے احباب جو سکول ایڈمنسٹریشن کا تجربہ رکھتے ہوں درخواست دے سکتے ہیں۔

۞ اوریگا گروپ آف کمپنیز کو مائیکرو بیالوجسٹس اور سب انجینئر (سول) کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 29 ستمبر 2013ء کا اخبار ''روزنامہ جنگ'' ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

☆......☆......☆......☆

مکرم غلام مرتضیٰ ظفر صاحب وینکوور کینیڈا

ٹک ٹو یک ٹک میں دعوت الی اللہ کا پروگرام

کینیڈا کے شمال مغربی کنارہ زمین تک اشاعتِ دین

اللہ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کینیڈا بی سی ریجن کو کینیڈا کے شمال مغربی علاقہ میں واقع سب سے آخری شہر ٹک ٹو یک ٹک (Tuktoyaktuk) میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ یہ شہر کینیڈا کے شمال مغرب میں Arctic Ocean کے کنارے Kugmallit Bay پر Longitude 69.27N Lattitude and 133.02W پر واقع ہے اور دنیا کا آخری کنارہ سمجھا جاتا ہے۔ ہماری جماعت کی خواہش تھی کہ ہم کینیڈا کے دور دراز علاقوں میں احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ 2010ء میں بھی یہ پروگرام Inuvik شہر کا بنایا گیا تھا۔ اس دفعہ اس سے بھی آگے ایک قصبہ کا پروگرام بنایا گیا۔

17 ستمبر 2011ء کو ہم ایک وفد لے کر یہاں پہنچے اور یہاں ایک کانفرنس کی اور ایک بڑا بینر شہر کے ہال میں لگایا جس پر لکھا تھا I shall cause thy message to the corners of the earth.

یہ شہر بہت ہی پسماندہ علاقہ میں ہے جہاں زندگی کی سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے ہمیں رہائش کے لئے کوئی جگہ نہ مل سکی اور آخرکار ہمیں ہال میں فرش پر سونا پڑا۔ محترم رضوان پیرزادہ صاحب نے بہت محنت کر کے یہاں ایک Interfaith Conference کا بندوبست کیا اور اسی شہر کے Kitti Hall میں یہ کانفرنس ہوئی۔ اسی شہر سے ایک کیتھولیک سپیکر اور ایک فرسٹ نیشن کی سپیکر سے بھی رابطہ ہوا ہے۔ ہم لوگ 16 ستمبر کو Dawson City سے فلائٹ لے کر Inuvik پہنچے اور ہم شام کو چھوٹے جہاز میں ٹک پہنچے تو پہلے مسئلہ رہائش کا پیش آیا کافی کوشش کے بعد ہمیں ہال میں سونے کی اجازت مل گئی۔ اس دوران کیتھولک سپیکر Sister Fay کے ساتھ احمدیت کے بارے میں کافی باتیں ہوئی وہ حیران تھی کہ ہم لوگ اس دور دراز علاقہ میں کیسے پہنچ گئے۔ جب ہم نے اُسے بتایا کہ ہم بھی آپ لوگوں کی طرح مشنری جذبے سے کام کرتے ہیں اور ہمارا بھی ایک روحانی پیشوا ہے اور ہم جماعت کے بانی کا ایک الہام پورا کرنے کی خاطر یہاں پہنچے ہیں اور ہم نے یادگار کے طور پر اس کا بینر بنایا ہے جو میئر کی اجازت ہوئی تو یہاں لگائیں گے پہلے تو وہ لوگ بینر لگانے کے لئے راضی نہیں تھے مگر جب ہم نے بینر دکھایا تو راضی ہو گئے کیونکہ اس پر بائبل کی آیات بھی لکھی تھیں۔ انہوں نے یہ بینر اس ہال میں لگانے کی اجازت دے دی۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ آپ کے فلائر یہاں ہر گھر میں پہنچے ہیں۔ رات کو خاکسار نے کیٹی ہال میں ندا دی اور مجھے یقین ہے کہ یہ اس علاقہ میں پہلی ندا ہوئی ہو گی۔ پھر ہم نے باجماعت نماز ادا کی۔ دوسرے دن کانفرنس تھی۔ موسم بہت ٹھنڈا تھا مگر خدا کے فضل سے ہمارے وفد کے تمام لوگ وقت پر پہنچ گئے اور ہم نے قرآن کریم کی نمائش لگائی جس میں 27 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم رکھے گئے۔ کانفرنس میں عیسائی، فرسٹ نیشن، یہودی، سکھ اور دین حق کی نمائندگی ہوئی۔ مقامی لوگوں کو یہ بات پسند آئی کہ ہم Love for all hatred for none کا پرچار کرتے ہیں۔ یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ مسیح موعود کا پیغام آج اس کے ماننے والوں کو خلیفہ وقت کی ہدایت کے مطابق دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کا موقع مل رہا ہے۔ خدا کرے کہ ہماری یہ حقیر کوششیں جلد از جلد اچھے ثمر لائیں اور سعید روحیں حق کی طرف مائل ہوں اور حق کو قبول کرنے والی ہوں۔ اس 17 دن کے دعوت الی اللہ کے دورہ میں کل 10 ہزار کلومیٹر کا سفر کیا گیا جس میں 8 کانفرنسز، 9 قرآن کریم کی نمائش، 9 فوکس آن (۔) کے پروگرام ہوئے، 26 بک سٹال لگائے گئے اور 28 ہزار پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ اس دورہ میں 3 صوبے جن میں BC,Yukon and NWT شامل ہیں کے 34 شہروں میں احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

ساڑھے پانچ کلو سونا آسٹریلیا میں ایک شخص

کی قسمت اس وقت چمک اٹھی۔ جب اسے ایک کان میں سونے کی کھوج کرتے ہوئے ساڑھے پانچ کلوگرام سونے کا ایک پیس ملا۔ آسٹریلیا کی وکٹوریہ سے تعلق رکھنے والا ایک غیر پیشہ ور شخص اپنے میٹل ڈی ٹیکٹر کے ساتھ سونے کی کھوج کر رہا تھا کہ اسے ساڑھے پانچ کلوگرام سونے کا ایک پیس ملا۔ اتنا بڑا سونے کا پیس ملنے پر آسٹریلوی ماہرین بھی بہت حیران ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس سرزمین میں وافر مقدار میں سونا موجود ہے۔ جو کئی دھائیوں سے نکالا جا رہا ہے۔ لیکن اتنا بڑا سونے کا پیس ملنے پر وہ خاصے حیران ہیں۔ اس کی قیمت تین لاکھ پندرہ ہزار ڈالر بتائی جاتی ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 7/اکتوبر

طلوع فجر	4:44
طلوع آفتاب	6:03
زوال آفتاب	11:56
غروب آفتاب	5:49

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

7/اکتوبر 2013ء

2:45 am	خطبہ جمعہ 4/اکتوبر 2013ء
4:00 am	سوال و جواب
6:00 am	گلشن وقف نو لجنہ
7:45 pm	خطبہ جمعہ 4/اکتوبر 2013ء
9:55 pm	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کے یورپین پارلیمنٹ برسلز میں قیام امن پر خطابات 3 اور 4 دسمبر 2012ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ 14 دسمبر 2007ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ

وردہ فیبرکس
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک (دکان گلی کے اندر ہے)
0333-6711362, 047-6213883

چوہدری پراپرٹی ایڈوائزر
جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
گل مارکیٹ ساہیوال روڈ نزد جلسہ گاہ ربوہ
0300-8135217,0333-6706639
0333-8217034

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 6216216
047-6211971

مکان برائے فروخت
10 مرلہ مکان برائے فروخت
12/13 دارالصدر جنوبی ربوہ نزد چوک یادگار
رابطہ: ڈاکٹر حمید احمد: 0333-5939846

FR-10

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائیل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

BETA ®
PIPES
042-5880151-5757238

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
FINE & THE BEST F.B.
ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
کلینک کے اوقات صبح 10: تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء
زیر نگرانی سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط ہومیو فزیشن
047-6005688,0300-7705078
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے